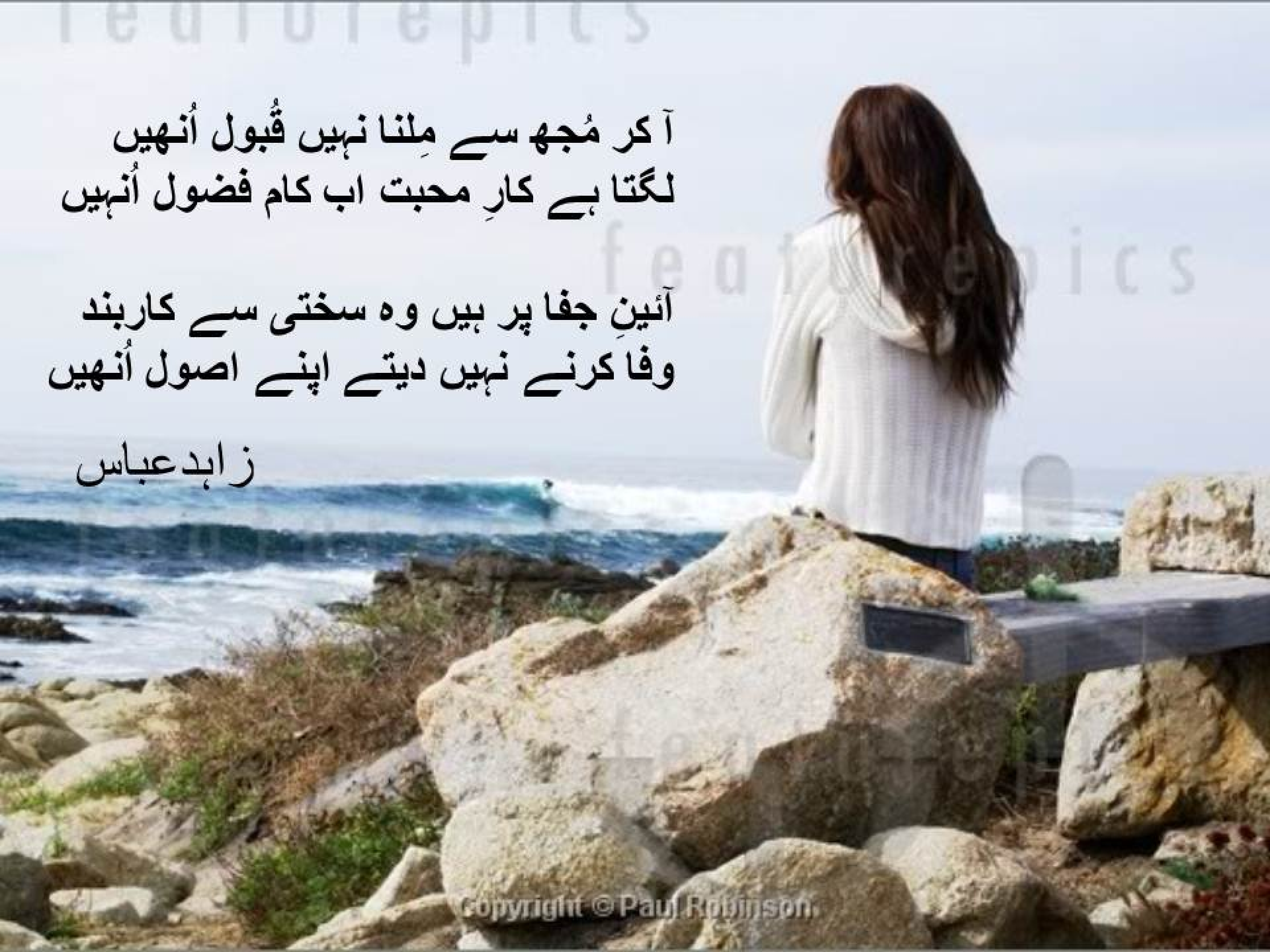
آ کر مُجھ سے مِلنا نہیں قُبول اُنھیں
لگتا ہے کارِ محبت اب کام فضول اُنہیں
آئینِ جفا پر ہیں وہ سختی سے کاربند
وفا کرنے نہیں دیتے اپنے اصول اُنھیں
زاہد عباس
featurepics
Copyright © Paul Robinson.

اک اک کر کے مٹ گئیں سبھی لکیریں
میرے ہاتھ کی ہتھیلی پہ لکھا کچھ بھی نہیں
رائیگاں گئیں اسے پانے کی سبھی تدبیریں
بہت چاہا مگر ملا کچھ بھی نہیں
دیکھ لیں اس نے غربت کی زنجیریں
مجھ اندھے کو مگر دکھا کچھ بھی نہیں
اس کے پاس بچھڑنے کی ہزار تاویلیں
ساتھ رہنے کی لیکن وجہ کچھ بھی نہیں
ربّ نہ چاہے تو بدلتی نہیں تقدیریں
شاید ربّ نے میری قسمت میں لکھا کچھ بھی نہیں
بدل ڈالیں زاہد اس نے دل پہ تحریریں
اب سبب بچھڑنے کا بچا کچھ بھی نہیں
زاہد عباس

# دل تو کہتا ہے

دل تو کہتا ہے اک بار پھر ملاقات ہو
دل تو کہتا ہے اک بار پھر تو میرے ساتھ ہو
دل تو کہتا ہے پھر پاس بٹھاوں تم کو
دل تو کہتا ہے حالِ دل سناوں تم کو
دل تو کہتا ہے کہ ضبط کا دامن چھوڑ دوں
دل تو کہتا ہے خود ساختہ پابندی توڑ دوں
دل تو کہتا ہے خوشیوں کی بارات ہو
دل تو کہتا ہے اک بار پھر ملاقات ہو
مگر کیا کروں دل کی سنوں کیسے؟
کہ اب تو بس میں کچھ بھی نہیں رہا
اب تو تم بھی کسی کے ہو گئے ہو
اور اب تو میں بھی اپنا نہیں رہا---

زاہد عباس

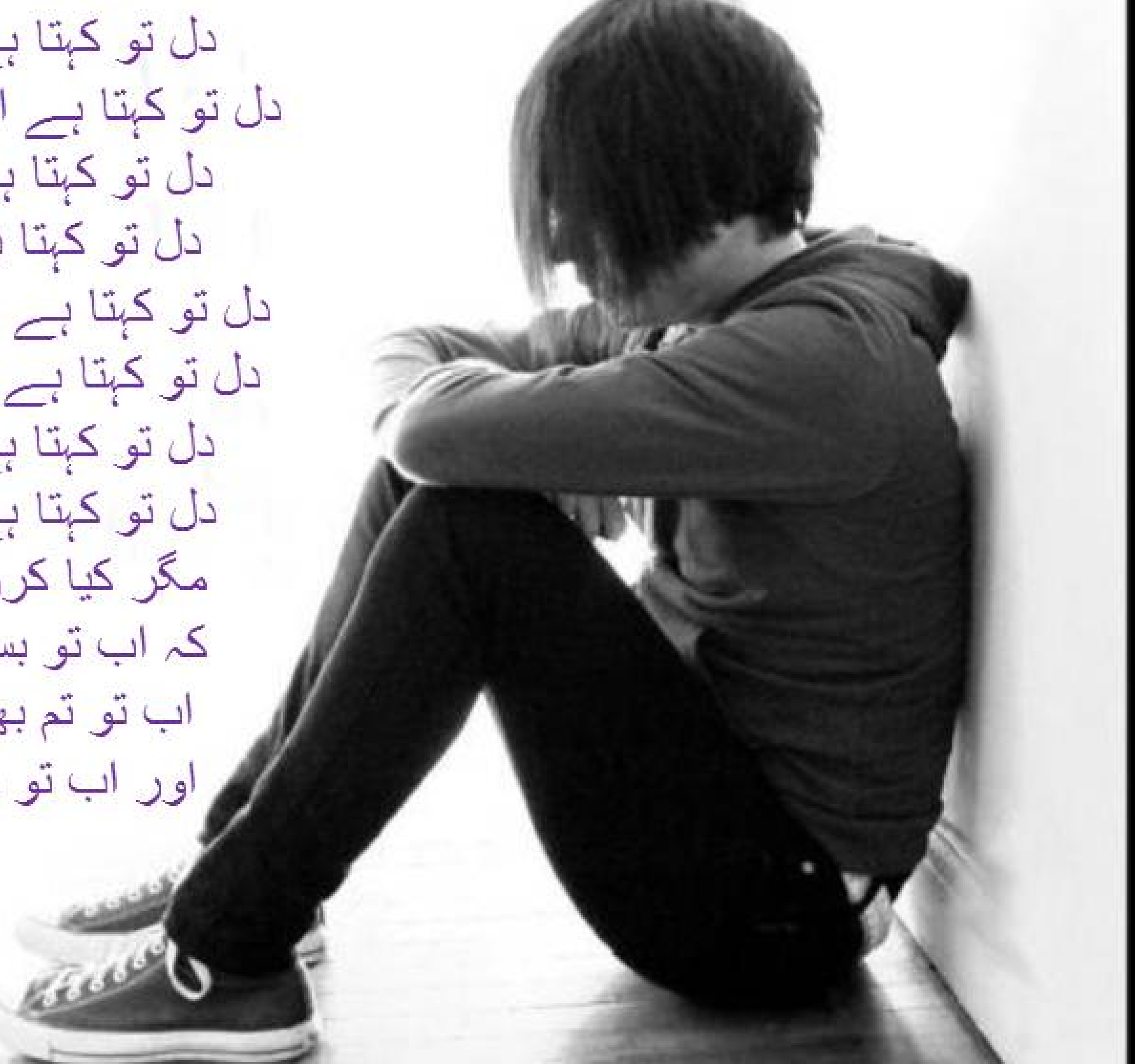

امن سکون یہاں نہیں ہے
یہ تو پاکستان نہیں ہے

روٹی کپڑا مکان سب مہنگے
نہیں ہے تو جاں نہیں ہے

ایٹمی طاقت یہ بن گیا ہے
بجلی لیکن یہاں نہیں ہے

اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں آدم خور
ان میں کوئی بھی انساں نہیں ہے

کیسے بنوں میں ریاست کا بیٹا
کہ میری ماں جیسی یہ ماں نہیں ہے

جہنم میں جائے ایسی جمہوریت
جمہور کا جس میں نشاں نہیں ہے

مرنے کے مواقع ہیں خوب یہاں
ہاں جینے کا مگر ساماں نہیں ہے

خود کشی نہ کروں تو کیا کروں
اس دیس میں جینا آساں نہیں ہے

زاہد عباس

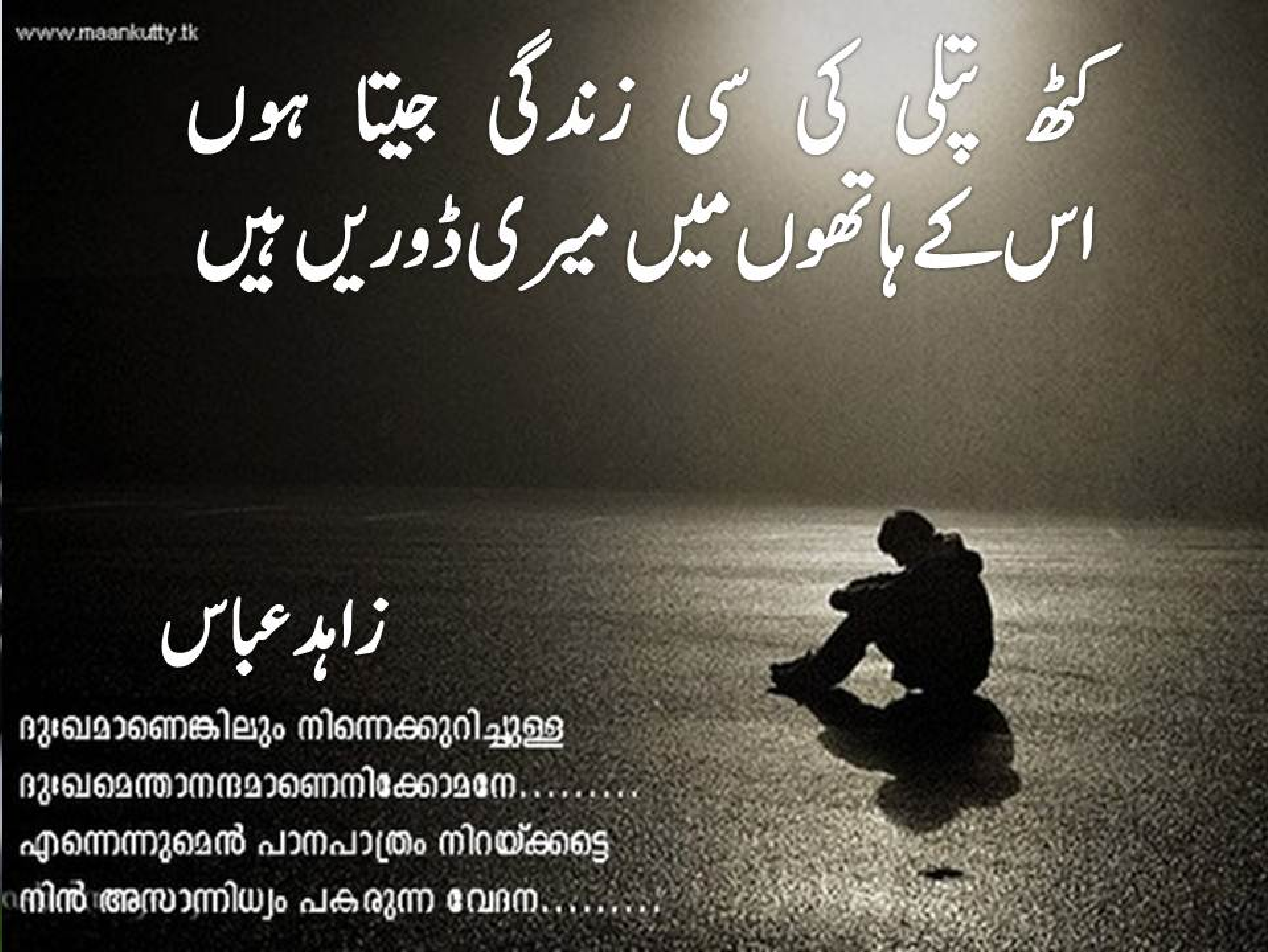
www.maankutty.tk
کٹھ پتلی کی سی زندگی جیتا ہوں
اس کے ہاتھوں میں میری ڈوریں ہیں
زاہد عباس
ദുഃഖമാണെങ്കിലും നിന്നെക്കുറിച്ചുള്ള
ദുഃഖമെന്താനന്ദമാണെനിക്കോമനേ.........
എന്നെന്നുമെൻ പാനപാത്രം നിറയ്ക്കട്ടെ
നിൻ അസാന്നിധ്യം പകരുന്ന വേദന.........

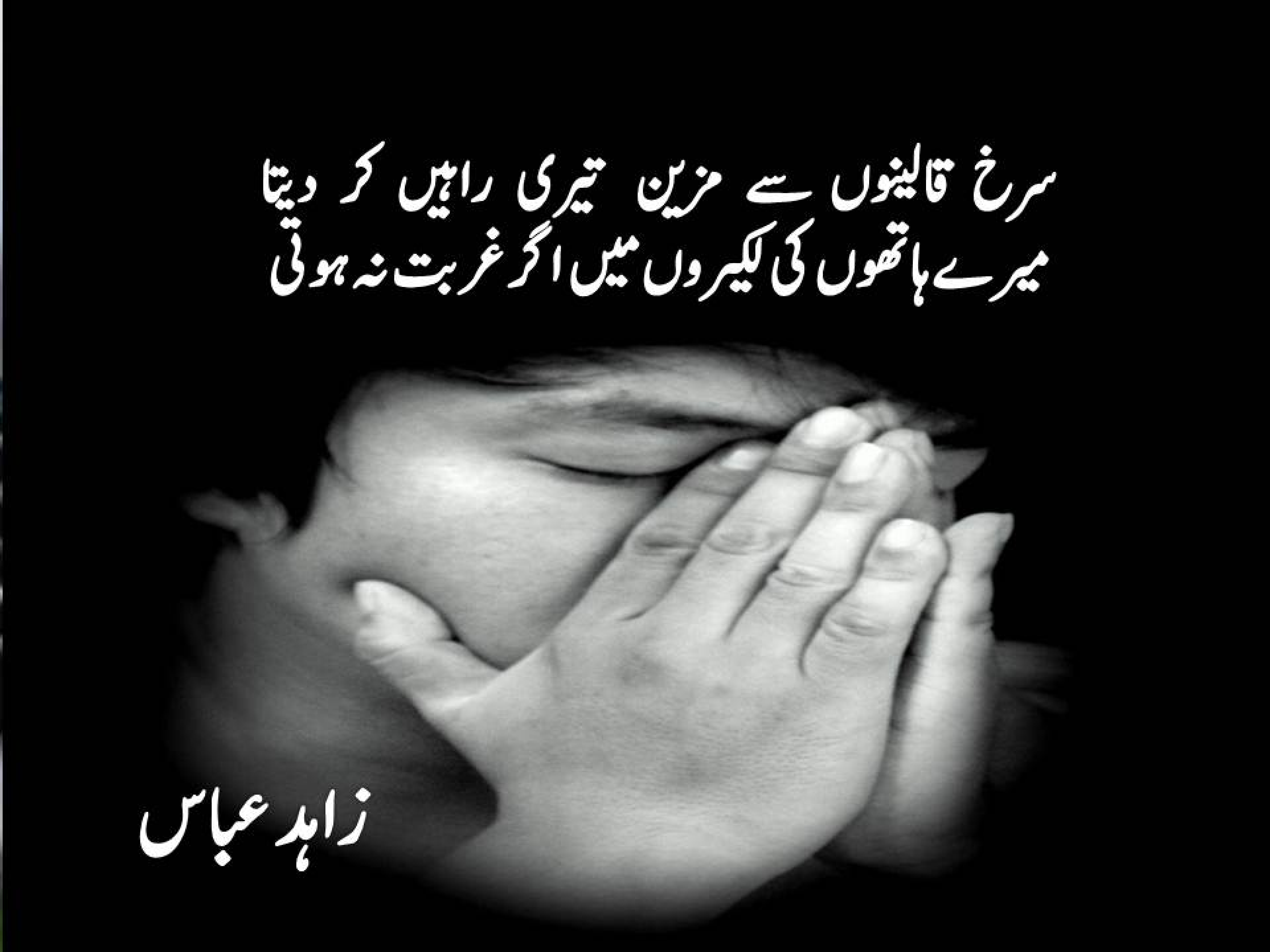
سرخ قالینوں سے مزین تیری راہیں کر دیتا
میرے ہاتھوں کی لکیروں میں اگر غربت نہ ہوتی
زاہد عباس

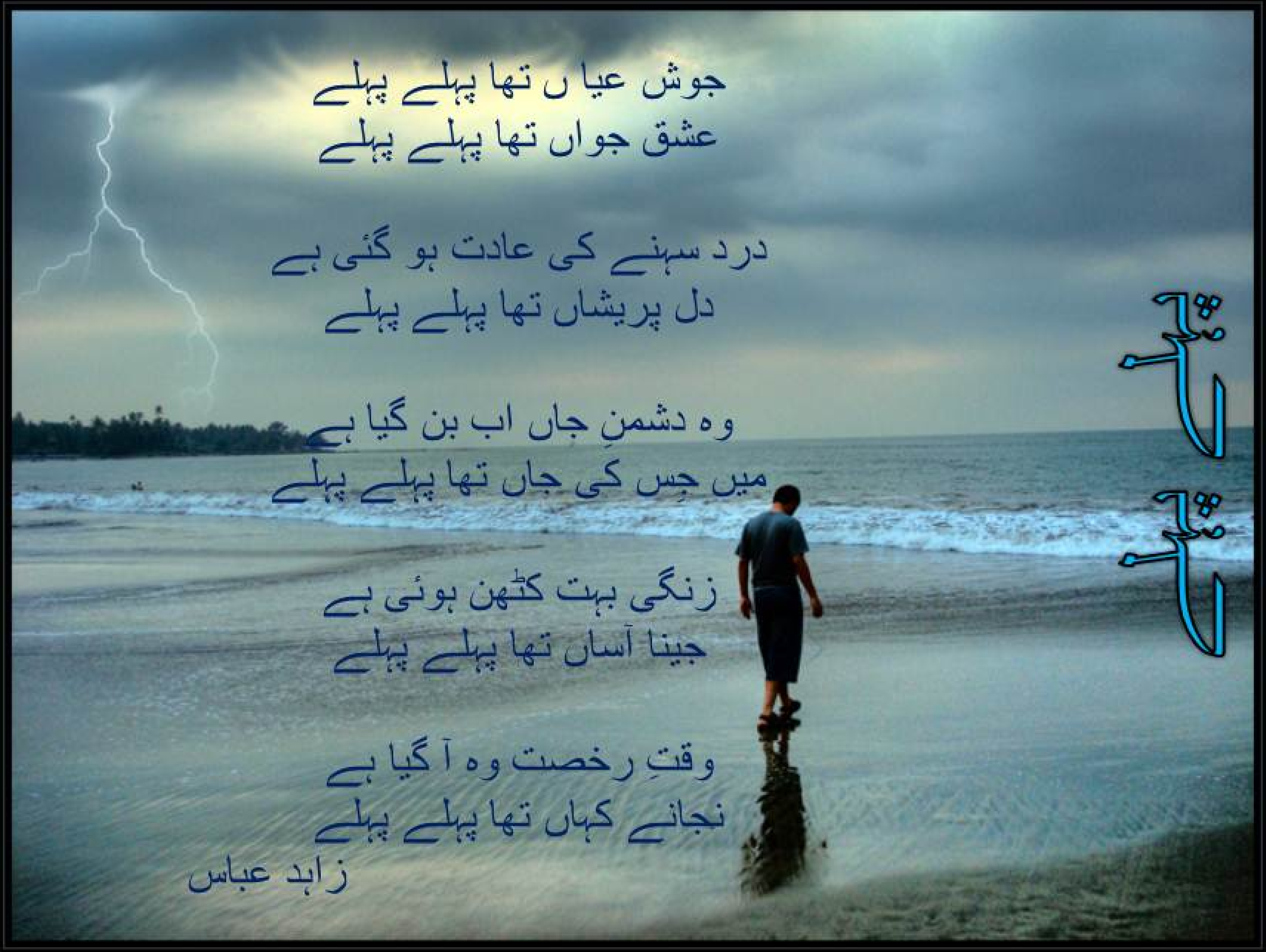


STILL SAD
FishEye

# پہلی ملاقات

چلو آج ہم مل کر
صفحہ بہ صفحہ پلٹتے ہیں
کتاب زیست کے اوراق
اور ڈھونڈتے ہیں وہ ورق
جس پر تحریر ہے------
پہلی ملاقات!

زاہد عباس

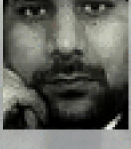

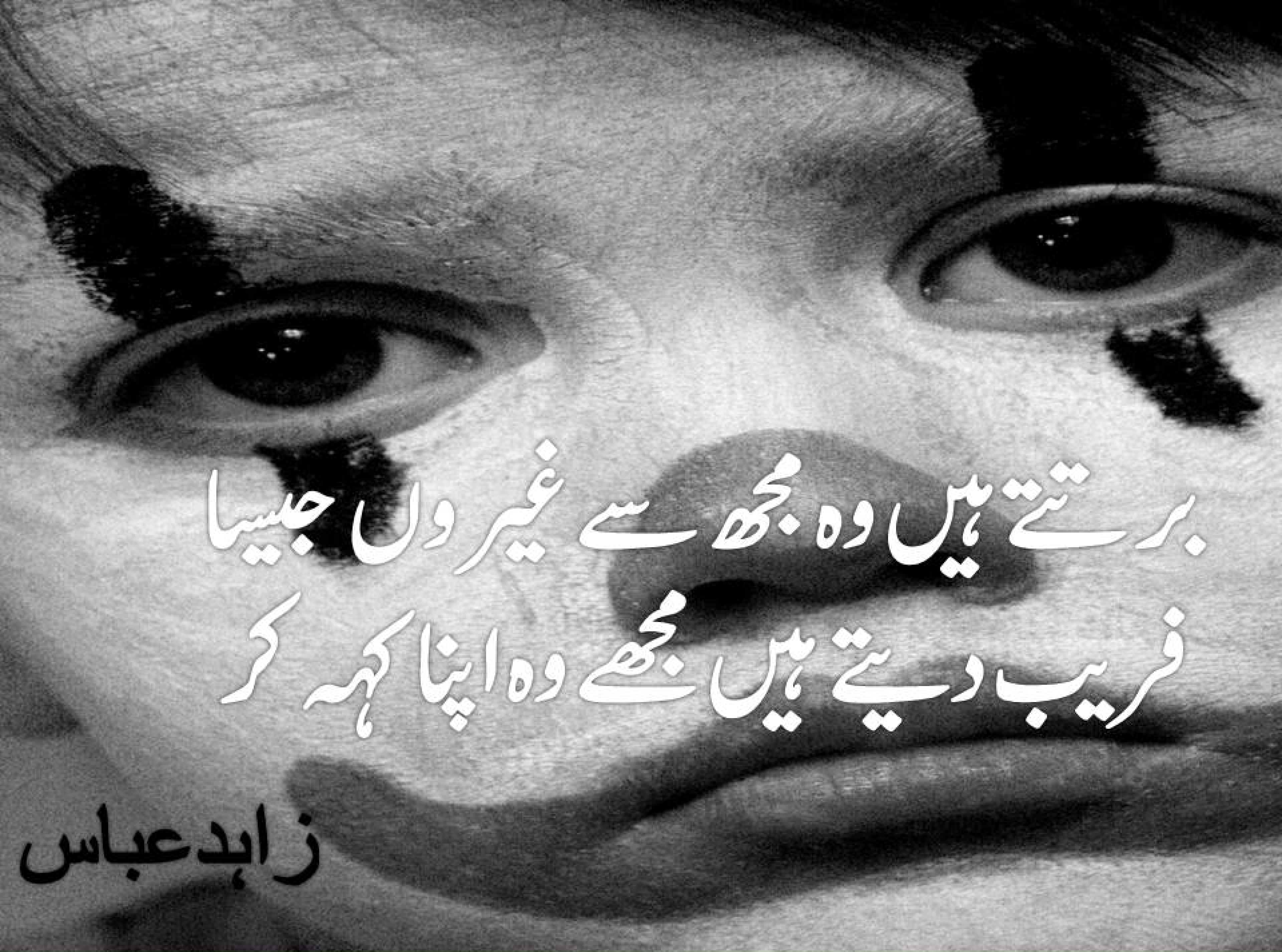
برتتے ہیں وہ مجھ سے غیروں جیسا
فریب دیتے ہیں مجھے وہ اپنا کہہ کر
زاہد عباس

روٹی
کپڑا
اور مکان
امیروں کا حکومت میں رہنے کا ذریعہ ہے
غریب بھلا کیا جانیں جمہوریت نام ہے کِس کا
زاہد عباس